**TQ Lesson 215 Surah Luqman 20-34 tafsir**

آیت نمبر 20 سے لے کر آیت نمبر 34 تک کیا بات بتائی جارہی ہے؟ دلائل سے اللہ کی شکر گزاری کی دعوت دی جا رہی ہے اور حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت میں سر فہرست جو بات کہی گئی تھی وہ کیا تھی؟ کہ اللہ واحد کی شکر گزاری کی جائے اگر آپ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت کو یاد کریں تو اس میں کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کو حکمت عطا کی کیوں؟ **أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ** کہ وہ اللہ کا شکر گزار ہو تو اللہ کی شکر گزاری اتنی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہی بندگی کا نچوڑ ہے ۔ آفاق اور انفس، کائنات سے اور اپنے وجود سے اس کے دلائل مِل سکتے ہیں اگر لوگ غور کریں اور اہلِ مکہ کیا کر رہے تھے؟ نشانیوں کا مطالبہ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک طرف رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی آپ کو صبر کی تلقین کی اور دوسری طرف یہ کہا کہ مخالفین کا فیصلہ مجھ پر چھوڑ دو ان کا فیصلہ ہم کریں گے جو کائنات کی نشانیاں اور اپنے وجود کی نشانیاں دیکھنے کے بعد ایمان نہیں لاتے تم ان کی پرواہ نہ کرو اور پھر ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ اگر یہ اللہ کی اطاعت کا دم نہیں بھرتے یہ اللہ سے وفاداری کا اعلان نہیں کرتے تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ اللہ کی حمد تو سارے درخت قلم بن جائیں سارے سمندر سیاہی بن جائیں پھر بھی مکمل نہیں ہو سکتی تو اس کا مطلب کیا ہے کہ اللہ رب العزت کی نشانیاں بہت ہیں اور اللہ خود قابل ستائش ہے اور پھر آخر میں کیا بات کہی گئی کہ آخرت کی جوابدہی کا احساس پیدا کیا جائے یہ بات نہ پوچھی جائے کہ قیامت کب آنی ہے غیب کا علم کوئی نہیں جانتا آئیے اس پس منظر میں آج کے سبق کو سمجھتے ہیں بڑی خوبصورت آیات ہیں اللہ رب العزت سوال کرتے ہیں اور سوالیہ انداز ہمیشہ سوچنے سمجھنے پر آمادہ کرتا ہے

**آیت نمبر 20۔ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۰**

**ترجمہ۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں؟ اِس پر حال یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی عِلم ہو، یا ہدایت، یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب**

**أَلَمْ تَرَوْا** کیا تم نہیں دیکھتے **أَلَمْ تَرَوْا** یہاں پہ جمع ہے کیا تم لوگ نہیں دیکھتے **أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ** یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمہارے لئے تو **تَرَوْا** بھی جمع کے لئے ہے اور **لَكُمْ** تم سب کے لئے ،اللہ رب العزت لوگوں کو سوچنے سمجھنے کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے بعد شکر گزاری کے دلائل دیتے ہیں کیا کہتے ہیں کہ اے لوگوں کیا تم نہیں دیکھتے ، نہیں دیکھتے کے معنی کیا ہیں ؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو تم غور نہیں کرتے **أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ** اللہ نے مسخر کر دیا تمہارے لئے **مَا فِي السَّمَاوَاتِ** جو کچھ آسمانوں میں ہے **وَمَا فِي الْأَرْضِ** اور جو کچھ زمین میں ہے آسمان اور زمین کا ذرہ ذرہ آسمان اور زمین کے اندر جتنی چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اے میرے بندوں! اے لوگوں کیا تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ ساری چیزیں تمہارے کام آ رہی ہیں ساری اللہ نے تمہاری خدمت پر لگا دی ہیں کسی بھی چیز کے بارے میں تم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ تم اس کے خالق ہو یا مالک ہو یا تمہاری وجہ سے وہ تمہاری خدمت کر رہی ہیں تو پھر تم اپنے معبودوں کو میرے ساتھ شریک کیوں کرتے ہو اور

یہاں پہ جو **سَخَّرَ** ہے اس کے دو معنی ہیں کیونکہ کسی چیز کو مسخر کرنے کی دو شکلیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ چیز اس کے تابع کر دی جائے اور اسے اختیار دے دیا جائے کہ جس طرح چاہے وہ اس کا استعمال کرے۔ دوسری مسخر کرنے کی یہ شکل ہوتی ہے کہ اس چیز کو کسی ضابطے کا پابند بنا دیا جائے جس کی وجہ سے وہ اس کے لئے نافع ہو جائے اور وہ اس کے مفاد کی خدمت کرتی رہے جیسے زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے کیسے بعض چیزیں ایسی ہیں جسےہمارے لئے مسخر کر دیا ہے زبان ہے آنکھ ہے ناک ہے ہاتھ پاؤں ہیں ہے جیسے مرضی ہم ان سے کام لیتے ہیں بہت سی چیزیں ہیں تو بعض چیزیں پہلی قسم میں آتی ہیں کہ ہمارے تابع ہیں وہ ہم اپنی مرضی سے جیسے چاہتے ہیں ان کا استعمال کرتے ہیں اور جو دوسری قسم ہے اس میں آتا ہے کہ ان چیزوں کو اللہ نے ایک ضابطے کا پابند بنایا ہے لیکن بنایا ہمارے لئے ہے کہ ہمارے لئے وہ نفع مند ہیں مثلاً ہوا ،پانی ، مٹی ، آگ ، نباتات، معدنیات ، مویشی ،سورج ، چاند ، ستارے ہیں اور آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پانی کا ہم اپنی مرضی سے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مرضی سے پھر چلتا ہے وہ اللہ کے تابع ہوتا ہے پھر ہماری مرضی کے تابع نہیں ہوتا تو بعض چیزیں دونوں طرح بھی ہیں آگ ہماری مرضی کے تحت بھی ہے اور ویسے کبھی آگ بھڑک اٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے قانون کے تابع ہوتی ہے پھر ہمارا وہ کہنا نہیں مانتی اسی طرح مویشی یہ ہماری مرضی کے تابع ہیں ویسے اگر کوئی درندہ ہو تو الگ بات ہے تو بہرحال سورج چاند ایسے ہیں جو اللہ نے مسخر کئے ہیں اور دن اور رات یہ خاص طور پر دوسرے معنی میں آئیں گے کہ ہمارے لئے نفع مند تو ہیں لیکن ہم اپنی مرضی سے ان کو کچھ نہیں کر سکتے تو اس طرح کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لئے مسخر کر رکھا ہے تو جب ان نعمتوں کا ہمارے اندر احساس پیدا ہوگا تو پھر ہمارا رویہ کیا ہوگا پھر ہمارا رویہ یہ ہوگا کہ جب ساری چیزیں اللہ نے ہماری خدمت پر وقف کر دی ہیں ہمارے لئے وہ کام کرتی ہیں ہمارے وہ تابع ہیں ہم اپنی مرضی سے ان کا استعمال کرتے ہیں جیسے چاہتے ہیں تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے ہمیں بھی اللہ کا فرمانبردار بن جانا چاہئے شکر گزار ہونا چاہئے۔ **وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً** **وَأَسْبَغَ** اور مکمل کر دی ہیں اور تمام کر دی ہیں تو اللہ تعالی نے جو نعمتیں ہمارے لئے مکمل کی ہیں وہ کمال درجے کی ہیں۔ **نِعَمَ** کا لفظ اسم جنس ہے چھوٹی بڑی واحد جمع مذکر مونث ہر طرح کی نعمتوں کے لئے آتا ہے کھلی نعمتیں بھی ہیں چھپی نعمتیں بھی مراد ہیں کچھ نعمتیں ہمیں محسوس ہوتی ہیں اور کچھ ہمیں محسوس بھی نہیں ہوتیں کچھ کو ہم دیکھتے ہیں کچھ کو ہم دیکھ بھی نہیں سکتے تو اللہ تعالی نے جتنی بھی نعمتیں ہیں ظاہری ہیں باطنی ہیں وہ ساری نعمتیں اللہ تعالی نے **وَأَسْبَغَ** کر دی ہیں اور **وَأَسْبَغَ** کے معنی کیا ہیں وسیع اور کشادہ کر دی ، مکمل کی ہیں وسیع کی ہیں کیونکہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایسی زمین کو بھی کہتے ہیں جو کھلی اور کشادہ ہو **وَأَسْبَغَ** تو پھر یہاں پہ **وَأَسْبَغَ** کے معنی کھلے اور کشادہ کے ہیں اور یہیں سے اُدھار کے معنی لے کر یہ لفظ اتمام اور تکمیل کے مفہوم میں استعمال ہونے لگا کہ اس نے تمام نعمتیں ہم پر کشادہ کی ہیں ان کو وسعت دی ہے۔ دیکھیں ظاہری نعمتیں بھی ہیں مادی نعمتیں بھی ہیں اور روحانی نعمتیں بھی ہیں اور عقلی نعمتیں بھی ہیں مثلاً شکل و صورت اللہ تعالی نے ہمیں دی یہ نظر آتی ہے قد و قامت ہمیں عطا کیا یہ ہمیں نظر آتا ہے ہاتھ، پاؤں، کھانا، لباس سب نظر آتے ہیں لیکن عقل نظر نہیں آتی ، اسی طرح آنکھوں کے اندر ، دل کے اندر جو بصیرت ہے یہ نظر نہیں آتی اسی طرح ہدایت کی نعمت ہے یہ بھی اللہ تعالی نے ہمیں دی ہے تو کوئی بھی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ کوئی مادی یا روحانی نعمت اللہ کے سوا کسی اور نے بھی دی ہے تو جب تمام نعمتوں کا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر اللہ ہی شکر گزاری اور نیازمندی کا حق دار ہے بلا کسی دلیل کے کوئی دوسرا اللہ کی شکر گزاری میں شریک

کیسے بن سکتا ہے۔ **وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً** ۗ اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر مکمل کر دیں تو کھلی کا بھی پتہ چل گیا آپ کو کہ کھلی سے مراد وہ نعمتیں جو ہم سب کو نظر آتی ہیں جن کو ہم دیکھ سکتے ہیں جو مادی نعمتیں ہیں اور باطن سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو نظر نہیں آتیں جس میں ہدایت ہے،عقل ہے، بصیرت ہے، صلاحیتیں ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کہتے ہیں **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ** مگر لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے ساری نعمتیں پانے کے بعد آسمان زمین کائنات کا ذرہ ذرہ جو کچھ اس کے اندر ہے انسان کی خدمت کرے انسان کی تابعداری کرے انسان کے ساتھ وفاداری کرے اور افسوس کہ پھر انسان کیا کرتا ہے **وَمِنَ النَّاسِ** لوگوں میں سے کچھ یعنی سب نہیں **"مِنْ"** یہاں پہ **تبیٔض** کا ہے کہ انسانوں میں سے کچھ **مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ** جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کے بارے میں اب لوگ کیا کرتے ہیں اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں **بِغَيْرِ عِلْمٍ** بغیر علم کے کوئی علم نہیں ہے جھگڑے کی بنیاد ،ان کے پاس کوئی دلیل تھوڑی ہے **وَلَا هُدًى** اور نہ ہی ہدایت ہے کہ وہ سیدھے راستے پر چل رہے ہیں **وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ** نہ ہی ان کے پاس کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اب آپ دیکھیں کہ لوگ کیا کرتے تھے توحید کے بارے میں جھگڑا کرتے تھے ایک خدا نہیں ہے بہت سے خدا ہیں اور وہ اپنے معبودوں کو توحید میں شامل کرتے تھے شرک کرتے تھے اور جھگڑے اور بحثیں کرتے تھے تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ۔نمبر 1- **بِغَيْرِ عِلْمٍ** کہ کوئی ذریعہ علم ان کے پاس نہیں ہے جس سے ان کو پتہ چلے کہ تحقیق یا مشاہدے یا تجربے سے ان کو یہ بات پتہ چل گئی کہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا بھی ہے کوئی دلیل نہیں ہے کوئی علم نہیں ہے تو علم کا الٹ کیا ہوتا ہے جہالت ۔نمبر 2- کیا ہے **وَلَا هُدًى** اور **هُدًى** کیا ہوتا ہے ہدایت جیسے کوئی راہنما ہوتا ہے جس کی راہنمائی میں انسان حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے اور پھر بتاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کوئی ہادی نہیں ہے جنہوں نے ان کو راہنمائی دی ہو نہ ہی ان کے پاس کوئی ہدایت ہے کوئی ان کی راہنمائی کرنے والا نہیں ہے - نمبر 3- **وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ** اور نہ ہی کوئی کتاب ہے جو کہ روشن ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے پاس کسی روشن کتاب کی سند بھی نہیں ہے اس کو آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں "لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں" معنی کیا ہیں کہ نہ تو کوئی روشن کتاب کی نقلی دلیل ہے کہ کتاب میں ایک بات لکھی ہوئی ہے جس کو پڑھ کر انہوں نے بتا دیا نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ کوئی صحیفۂ آسمانی ہے کوئی ثبوت نہیں ہے ان کے پاس اور پھر شرک کرتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے -

**آیت نمبر 21- وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ**

**ترجمہ۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اُس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ انہی کی پیروی کریں گے خواہ شیطان اُن کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلاتا رہا ہو؟**

**وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ** اور جب ان سے کہا جاتا ہے **اتَّبِعُوا** کہ پیروی کرو۔ رسول اللہ ﷺ ان کو دعویٰ دیتے تھے کہ پیروی کرو **مَا أَنْزَلَ اللَّهُ** جو اللہ نے نازل کیا ہے **قَالُوا** وہ کہتے **بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا** اب آپ دیکھیں کہ رسول ﷺ کا بلانا اور ان کا جواب دینا **بَلْ نَتَّبِعُ** ہم پیروی کریں گے **مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ** جس پر ہم نے پایا ہے جن رسموں پر جس مذہب پر ،جس طور طریقے پر ہم نے پایا ہے **آبَاءَنَا** اپنے باپ دادا کو کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے

ہم اللہ کی نازل کردہ جو کتاب ہے اس کو نہیں مانیں گے۔ کتاب کو نہ ماننا، رسول کا انکار، قرآن کا انکار ،فرشتوں کا انکار حضرت جبرا ئیل علیہ السلام لے کر آتے تھے قرآن ، پھر اللّٰہ کا انکار یعنی ایک انکار کئی انکار پر جا کے رکتا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے باپ دادا کی تقلید کریں گے اور آج بھی مسلمان یہ کہتے ہیں کافر تو کہتے ہی ہیں مگر اپنے مسلمان بھی یہ کہتے ہیں اب دیکھیں شادی کے اندر جو رسمیں بنائی ہیں اور اس پر ہزاروں روپے اور ڈالر جو خرچ ہوتے ہیں اس کا ہمارے پاس کیا جواب ہے دوسری طرف مسلمان افلاس سے اور بھوک سے مر رہے ہیں **أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ** اللّٰہ تعالیٰ پوچھتے ہیں **أَوَلَوْ** اگرچہ **كَانَ الشَّيْطَانُ** کہ شیطان **يَدْعُوهُمْ** بلاتا ہے ان کو ، اگرچہ شیطان بُلاتا ہو ان کو **إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ** آگ کی طرف ہی کیوں نہ بُلاتا ہو اور عذاب کیسا جو بھڑکتا ہوا ہے آگ کیسی جو کہ بھڑکتی ہوئی ہے اس کے معنی کیا ہیں کہ اللّٰہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ ہر شخص یہ کہتا ہے کہ میں اپنے خاندان اور باپ دادا کے پیچھے چلوں گا اور باپ دادا کے زمانے سے شرک ہوتا چلا آرہا ہے اب یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی وہی کریں گے تو یہ کتنی نادانی کی بات ہے کہ باپ دادا اگر گمراہ ہیں وہ آنکھیں بند کر کے جس راستے پر چل رہے تھے تو اگر یہ بھی اس پر چلیں گے تو اس کا اختتام کیا ہوگا جلتی ہوئی آگ ہی ہے ، کہ وہ تو جہنم میں جائیں گے تو کیا یہ بھی آنکھیں بند کر اپنے باپ دادا کے پیچھے چل پڑیں گے ذرا سوچیں سمجھیں باپ دادا کی رسموں کو اپنا دین بنا لیں گے تو ان کو یہاں پہ حق پسندی اور دانشمندی اور عقلمندی کی دعوت دی جارہی ہے کہ اپنے عقائد اور اعمال کا جائزہ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ اندھے بہرے بن کر تعصب میں مبتلا ہو شیطان کی پیروی کرو اور پھر جہنم میں جا کر گرو اور نعرے کیا لگاؤ کہ ہم اپنی خاندانی روایات کے امین ہیں، ہم تو اپنے قومی روایات کے امین ہیں۔ تو کیا ہے **أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ** اگر چہ شیطان ان کو بلاتا ہو **إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ** بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف، بھڑکتے ہوئے عذاب کی طرف **هُمْ** کی ضمیر کس طرف ہے ان لوگوں کی طرف جو کہ خود یہ غلط کام کرتے ہیں( شیطان تو پھر غلط کاموں کی طرف ان کو بلاتا ہے) اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ **هُمْ** کی ضمیر آباؤجداد کی طرف ہے ایک معنی اس کے یہ ہیں آباؤاجداد نے بری رسموں کی طرف بلایااور ایک رائے یہ ہے کہ یہ خود ان کے بڑے نہیں، ان کے آباؤاجداد مرادنہیں بلکہ خود شیطان نے ان کو بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف بلایا تو شیطان تو سب کو بلاتا ہے ان کےآباؤاجداد کو بھی بلایا اور ان کو بھی بلایا اب آپ دیکھیں کہ یہ دلائل دینے کے بعد پھر اللّٰہ تعالیٰ کیا پیغام دیتے ہیں

**آیت نمبر 22۔ وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ**

**ترھمہ۔ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کر دے اور عملاً وہ نیک ہو، اس نے فی الواقع ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا، اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللّٰہ ہی کے ہاتھ ہے**

**وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ** اور جو شخص حوالے کر دے **يُسْلِمْ** کا مطلب ہے سپرد کر دینا اور جو حوالے کر دے **وَجْهَهُ** اپنے چہرے کو **إِلَى اللَّهِ** اس کے معنی یہ ہیں کہ پوری طرح اپنے آپ کو اللّٰہ کی بندگی میں دے دے اپنی کوئی چیز اللّٰہ کی بندگی سے مستثنیٰ نہ رکھے سارے معاملات اللّٰہ کی سپرد کر دے اور اس کی دی ہوئی ہدایات کو اپنی زندگی کا قانون بنا لے اس کو کہتے ہیں **اَسْلَمَ يُسْلِمُ** سپرد کر دینا **وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ** اور جو کوئی اپنے چہرے کو آپ دیکھیں چہرہ کیوں کہا **نَفْسہُ** کیوں نہیں کہا چہرے جو ہوتا ہے جسم کا سب سے افضل اور نمائیاں حصہ ہے سب سے برتر اور اعلیٰ حصہ ہے اور آپ جب کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی ہے تو اُس کا چہرہ اپنی طرف کرواتی ہیں آپ کہتے ہیں کہ

میری طرف دیکھیں میری طرف متوجہ ہوں اگر کوئی پیٹھ کرے تو پھر کیا اس کا مطلب ہے کہ وہ متوجہ ہوا۔ اور دوسرا یہ کہ چہرہ جس طرف ہوتا ہے باقی پورا جسم اس طرف پھر جاتا ہے ہاتھ ،پاؤں، ٹانگیں سب اس کی طرف ہو جاتی ہیں تو یہاں پر چہرہ کہہ کر کامل سپردگی اللہ تعالیٰ نے مانگی ہے دوسرا اسلام کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان اللہ کی طرف متوجہ ہو نہ کہ کسی دوسرے کی طرف۔ انسان اپنا سارا کچھ اللہ کے سپرد کر دے کچھ بھی بچا کے نہ رکھے مثلاً بعض لوگ اگر یہ کہتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر اس کے ہاتھ میں شفاءہے اگروہ یوں نہ کہیں کہ اللہ شافی ہے اللہ نے اس کے ہاتھ میں شفا رکھی ہےیہ بھی شرکیہ جملہ بن جاتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کچھ کرتے تھے جتنے ان کے معجزے تھے کیا کہتے تھے **بِإِذْنِ اللّٰہِ** اللہ کی اجازت سے اللہ تعالی کی مرضی سے تو یہاں پر بھی یہ ہے کہ اپنے چہرے کو اللہ کی طرف **،إِلَی اللّٰہِ** اللہ کے حوالے کر دیا جائے۔ اللہ کی دی ہوئی جو ہدایات ہیں ان پر چلا جائے تو اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اللہ کا ہو جائے معنی کیا ہیں فرما نبرداری اور اس کے اندر عقائد بھی آتے ہیں عبادات بھی آتی ہیں اعمال بھی آتے ہیں اور جیسے ہم میں سے بعض لوگوں نے دین اور دنیا کو فرق کر کے رکھ دیا ہے تفریق کر دی ہے کہ یہ دین ہے یہ دنیا ہے ہم کہتے ہیں جی اب دنیا بھی رکھنی ہے ایک بات یاد رکھیں دین ہے زندگی گزارنے کا طریقہ اور دنیا ایک جگہ ہے تو دین زندگی گزارنے کا طریقہ ہے اس پر عمل کرنے کے لئے جگہ چاہئے دنیا میں رہیں گے تو عمل کریں گے پرندے تھوڑی ہی ہیں کہ ہواؤں میں اُڑ کر جا کے عمل کرنا ہے یا مرنے کے بعد عمل کرنا ہے نہیں اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کی بندگی کرنی ہے اپنا آپ اللہ کے سپرد کرنا ہے اس کے پھر معنی کیا ہیں؟

؎ حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو

چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

اور اپنا جو چند فٹ کا انسان ہے اس پر اسلام کو نافذ کریں اب مثلاً دیکھیں بعض عورتیں عبایا پہن لیتی ہیں پردہ کرتی ہیں آواز کا پردہ نہیں کرتیں آنکھوں کا پردہ نہیں کرتیں شادی بیاہ کی محفلیں ان کے ہاں مخلوط ہوتی ہیں اس کا مطلب مکمل اپنا آپ اللہ کے سپرد نہیں کیا جب میں اور آپ اپنا آپ اللہ کے سپرد کریں گے **وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَی اللَّهِ** پھر کیا مطلب ہے ہر ہر چیز ہر ہر بات ہر ہر طریقہ ہر ہر عمل حتیٰ کہ سونے کا طریقہ بیٹھنے کا طریقہ لینے دینے کا کپڑے خرید رہے ہیں تو بغیر ضرورت کے نہیں خریدیں گی اچھا اب خرید تو لیا ہے اب سلواتے وقت سوچیں گی کہ فیشن میں حد سے نہیں گزریں گی کہ لباس پہننے کا مقصد ختم ہو جائے اب شادی کرنا خوشی منانا چلو خوشی کا موقع اچھی بات ہے لیکن خوشی مناتے وقت **فَرِحَ** میں مبتلا نہیں ہوں گی **بَطَرَ** نہیں کریں گی **مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ** نہیں بن جائیں گی تو ایک کام نہیں بلکہ تمام کام۔ ایک کام ہم کریں اور دوسرے کو چھوڑ دیں یہ مطلوب نہیں ہے **وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَی اللّٰہِ** اور جو شخص اپنے آپ کو سپرد کر دے اللہ کے ، اللہ کا ہو جانا ہے اخلاصِ نیت اور اخلاصِ عمل اس کی قید ہے۔ یہاں پہ کیا بتایا گیا ہے کہ انسان پورا کا پورا اللہ کا ہو جائے یہ چیز مطلوب ہے دوسری بات کیا کی **وَهُوَ مُحْسِنٌ** اور ہو وہ احسان کرنے والا عملًا ہو وہ نیک اس کا کیا مطلب ہے محسن ہی ہوتا ہے نا **وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَی اللّٰہِ** یہاں پہ پھر محسن کیوں آیا ؟ دوسری بات یا دوسری تعریف کیوں کی گئی اصل میں **وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَی اللّٰہِ** ایسے ہی ہے جیسے **لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ** کہناہے **وَهُوَ مُحْسِنٌ** کا مطلب اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ تو زبان کی نوک سے آپ نے کہا کہ اب میں اللہ کی ہو گئی مثلاً آپ دیکھیں کہ کلمہ پڑھا اور آپ ہر نماز میں کیا کہتی ہیں میں کیا کہتی ہوں **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ( 4۔ سورت الفاتحہ)** تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں دعائے قنوت مکمل سپردگی کا اعلان ہے اس میں کیا کہتے ہیں ؟ **نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرَکَ** اور بہت سی باتیں ہم کہتے ہیں اب حوالگی اور سپردگی کا اعلان تو کر دیا ہے مگر عملاً وہ رویہ اگر اختیار نہیں کیا تو پھر

وہ محسن نہیں ہے اس لئے یہاں پر اللہ تعالیٰ نے **مُحْسِنٌ** کی صفت کو الگ کر کے نمایاں کیا ہے کہ باتیں نہیں چاہئیں لوگوں تمہارے عمل چاہئیں مطیع اور فرما نبردار بن کے دنیا میں جیو اللہ کے احکام کے آگے تم نے سرِ تسلیم خم ہونے کا اعلان تو کر دیا ہے نمبر 2- **وَهُوَ مُحْسِنٌ** اب ان احکام کے مطابق نیک اعمال بھی بجا لاؤ تو گویا کہ **مُحْسِنٌ** کون ہے جو بھی نیکی کا کام کرے گا بات نماز کی ہوگی یا یہ کہ کسی کو پیسے دینے کی ہوگی کوئی وعدہ پوری کرنے کی ہوگی یا مہمان نوازی کی ہوگی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہوگی کوئی بھی کسی بھی کام کو جب وہ کرے گا تو کمال درجہ خوبی اور اخلاص کے ساتھ کرے گا تو اس سے پھر کیا بات پتہ چلتی ہے نمبر 1- کہ آدمی اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ نمبر 2- کہ اللہ کی طرف جب متوجہ ہو تو کمال درجہ یکسوئی کے ساتھ پھر ادھر ادھر نہ پلٹ کر دیکھے پھر اسے افسوس نہ ہو کہ حرام میں نے کیوں نہیں حاصل کیا حلال تو بہت تھوڑا ہے پھر اس پر اسے قناعت کرنی ہے پھر اگرپردہ کر لیا ہے تو پھر ساری زندگی کا پردہ ہے بس مرے تو پھر وہ اترے گا اب یہ نہیں ہے کہ لوگ باتیں کر رہے ہیں ہم مزے نہیں کر رہے ہمیں وہ لذتیں نہیں مل رہیں جو دنیا دار لوگوں کو جو پردے کے بغیر ہیں ان کو مل رہی ہیں کہ پھر تو زندگی کٹ کر رہ گئی قیدی بن گئے یہ سب اِدھر اُدھر کی جو ہم باتیں کر رہے ہوتے ہیں وہ نہیں کر سکتے تو اب کیا ہے کہ کمال درجہ یکسوئی ہونی چاہئے ۔ نمبر 3- یہ ہے کہ پھر پوری وفاداری ہونی چاہئے جان نثاری کے ساتھ متوجہ ہونا ہے تو پلٹ پلٹ کر نہیں دیکھنا افسوس نہیں کرنا غم زدہ نہیں ہونا کہ میں تو بیچاری کس مشکل میں پڑ گئی نہیں ایسے نہیں اور اس کے ساتھ پھر دوسری بات کیا ہے **وَهُوَ مُحْسِنٌ** اور وہ احسان کے درجہ کی نیکی کرے یعنی اچھے طریقے سے اللہ کی رضا والے عمل کرے اللہ کو خوش کرنے والے عمل کرے **فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ**تو اس نے فی الواقع ایک بھروسہ کے قابل سہارا تھام لیا **فَقَدِ اسْتَمْسَكَ**۔ **مَسَکَ** کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ روک لینا چمٹ جانا تھام لینا **اَمْسَکَ** آپ پڑھ ہی چکی ہیں تو اب یہاں پہ آپ دیکھیں **(ا س ت)** آگیا ہے کیا مطلب ہے اس کا صرف چمٹی نہیں ہے مضبوطی سے پھر آپ چمٹ گئیں گویا کہ پھر اس کے معنی یہ ہیں اللہ رب العزت یہ اعلان کر رہے ہیں کہ پھر اس نے تھام لیا اب اس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اللہ کی رہنمائی میں جب وہ چلے گا جو **يُسْلِمْ** ہے **اَسْلِمْ** کون ہے دراصل **اَسْلَمْ** اسلام کو کہتے ہیں اور محسن احسان کے درجے کی نیکی کرنے والا اب جو ہے اس نے مضبوط سہارا تھام لیا ہے اب اس کے لئے کوئی پریشانی ، کوئی دکھ ، کوئی غم کوئی پچھتاوا نہیں ہے اب تو اس نے اپنا آپ اللہ کے سپرد کر دیا **عُرْوَة** کسے کہتے ہیں ایسی چیز جس کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے کوئی بھی ایسی چیز جس کا سہارا لے لیا جائے اور **عُرْوَة** کڑے کو بھی کہتے ہیں جیسے بعض اوقات ہوتا ہے کسی کا کڑا یا جو ایک دائرہ سا جیسے کسی کھڑکی کے اندر پڑا ہوا ہوتا ہے آپ اس کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں تاکہ گر نہ جائیں دروازہ ہے۔ بس کے اندر آپ دیکھیں کھڑے ہوتے ہیں اور کڑے ڈلے ہوئے ہوتے ہیں تو آپ اس کو پکڑ لیتی ہیں تاکہ آپ گر نہ جائیں ایک سہارا ہے جو آپ نے لے لیا میثاق بھی ایسی سے ہے میثاق مدینہ میثاقِ لکھنؤ گویا کہ مضبوط تو **وُثْقَىٰ** یہاں پر قابل بھروسہ ،مضبوط کے معنی میں استعمال ہوا ہے تو اللہ رب العزت بتا رہے ہیں کہ گویا کہ وہ جب رب کی طرف متوجہ ہوئے تو پورے اخلاص اور حسنِ عمل کے ساتھ تو اللہ کے ساتھ یہ جو وابستگی ہے یہ ایک مضبوط سہارا ہے ایک مضبوط رسی ہے اور جو شخص جتنا زیادہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اپنے معاملات اللہ کے سپرد کردیتا ہے

ؔ نا خدا سے لے کے کشتی جب خدا پر چھوڑ دی
خود ہی موجیں لے چلیں کشتی کو ساحل کی طرف

تو پھر کیا ہوتا ہے کہ پھر اس کو ایسا سہارا مل جاتا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں پھر اس کو کوئی مشکل نہیں ہونے والی تو اس کے دراصل معنی یہ ہیں کہ پوری شریعت پر عمل کرنا مضبوط کڑا ہے پوری شریعت پر پورے اسلام پر چلنا ہی مضبوط حلقے کو تھامنا ہے اور اب اس کی مضبوطی ٹوٹنے والی نہیں ہے تو جو شخص اسے مضبوطی سے پکڑے گا نہ اس کو لٹنے کا ڈر ہے نہ گرنے کا خطرہ ہے نہ چوٹ لگ جانے کی پریشانی ہے کیوں! اس لئے کہ اس نے ایسا سہارا تھاما ہے جو اس کو بالآخر اللہ تعالیٰ تک پہنچا دے گا جب تک یہ کڑا تھامے رہے گا شیطان اس کو دھوکہ نہیں دے سکتا اس کو گمراہ نہیں کرسکتا اس کو پریشان نہیں کرسکتا **وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ** سارے معاملات آخرکار اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے تمام معاملات کا فیصلہ تو مطلب کیا ہوا؟ دین اسلام کو اپنی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا بنالو صرف اسلام کے نعرے نہ لگاؤ صرف کلمہ پڑھ کر اسلام لانے کا مسلمان بننے کا اعلان نہ کرو بلکہ عملاً ہو وہ نیک، عملاً ہو وہ احسان کے درجے کی نیکی کرنے والا اور اسلام پر چلنے والا اور پھر ہوگا کیا؟ کوئی پریشانی نہیں ہے کوئی غم نہیں ہے **"ابو بکر غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے"** اس نے تو غار ثور میں بھی مدد کی اس نے تو ہجرت کے میدان میں بھی مدد کی ہجرت کے سفر میں بدر کے میدان میں کونسا ایسا موقع ہے جس میں مسلمانوں کی مدد نہیں کی گئی؟ تو اصل بات کیا ہے

ؔ تو میرا ہو کر تو دیکھ راہیں نہ کھول دوں تو کہنا
تو میری طرف چل کر تو دیکھ منزل تک نہ پہنچا دوں تو کہنا
تو ہاتھ اٹھا کر تو دیکھ جھولی پھیلا کر تو دیکھ دعائیں قبول نہ کر لوں تو کہنا

تو کر کے تو دیکھیں جیسے عمل مطلوب ہیں پھر اللہ ان کو قبول نہ کر لے تو کہنا تو اصل بات کیا ہے جیسے ایک بہن کہہ رہی تھی کہ میں بھی پردہ تو کرنا چاہتی ہوں لیکن کچھ مشکلات ہیں میں آپ کو ایک بات بتاؤں کوئی مشکل نہیں ہے صرف اندر کے نفس کو مطیع کرنے کی ضرورت ہے اور عورت تو ایسی ذات ہے کہ وہ جو چاہے کر لیتی ہے اگر بی بی آسیہ فرعون جیسے ظالم کے محل میں رہ کر جنت میں محل بنوا سکتی ہیں اس سے زیادہ بے بس اور مجبور کون ہوگا تو پھر میں اور آپ کیوں نہیں جو باتیں ہم چاہتے ہیں نا منوا لیتے ہیں بیٹے کی شادی فلاں جگہ کرنی ہے کر کے دم لیتے ہیں بھلے اس میں فائدہ ہو نقصان ہو فلاں جگہ جانا ہے جا کے دم لیتے ہیں فلاں مجھے زیور چاہئے لے کے دم لیتے ہیں فلاں دعوت فلاں لوگوں کی کرنی ہے کر کے دم لیتے ہیں فلاں چیز ایسی ہونی چاہئے ایسے ہی ہونی چاہئے یہ گھر چھوٹا ہے اب شوہر نہیں لینا چاہتا ناک میں اتنا دم کرتے ہیں کہ وہ دوسرے گھر میں جانے پر مجبور ہو جاتا ہے تو جو ہم چاہیں براہ راست یا بلاواسطہ ہم اپنا کام کروا ہی لیتے ہیں جہاں نیکی اور دین کی بات آتی ہے کہتے ہیں میرا شوہر نہیں مانتا اصل بات یہ ہے کہ شوہروں کو ہمیں بدنام نہیں کرنا چاہئے یا رشتہ دار یا خاندان والے یا دوست احباب تو یہ بات نہیں ہے مجھے ذاتی طور پر یہ محسوس ہوتا ہے میں اپنا جب جائزہ لیتی ہوں کہ میرے اپنے من میں کمی ہے تو جب انسان کا اپنا دل بھی اس کو قبول نہیں کرتا خود سچے دل سے ایمان نہیں لاتے پھر عمل میں بہت کمزوری ہو جاتی ہے بات حلال حرام کی ہو بات اسلام پر عمل کرنے کی ہو بات پردہ کرنے کی ہو بات حج کرنے کی ہو تو اصل بات کیا ہے

ؔ اقبالؔ بڑا اُپدیشک ہے، من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا
مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پُرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

بڑے دن ہو گئے کلمہ پڑھتے ہوئے مجھے اور آپ کو ہم نے تو شعوری طور پر پتہ نہیں کب کلمہ پڑھا ۔پڑھا بھی کہ نہیں ہم موروثی طور پر مسلمان گھر میں پیدا ہوئے ورثہ میں اسلام ملا اور اس لئے مجھے اور آپ کو اسلام کی قدر نہیں ہے **وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ** اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللّٰہ ہی کے ہاتھ میں ہے اللّٰہ ہی کے پاس تمام معاملات جائیں گے جنہوں نے سچے عمل کیے اور جنہوں نے شرک کیا جو توحید پرست بنے اور جو منافق اور مشرک اور کافر بنے

**آیت نمبر 23۔ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ**
**ترجمہ۔ اب جو کفر کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں مبتلا نہ کرے، اِنہیں پلٹ کر آنا تو ہماری ہی طرف ہے، پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں یقیناً اللّٰہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے**

**وَمَنْ كَفَرَ** اور جو کوئی کفر کرے **فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ** تو اس کا کفر آپ کو غم میں مبتلا نہ کرے رسول اللّٰہ ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں غلط کام کریں گے شرک کریں گے کفر کریں گے آپ نہ غم زدہ ہوا کریں اس کا انجام انہی پر ہے **إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ** انہیں پلٹ کر ہماری ہی طرف آنا ہے **فَنُنَبِّئُهُمْ** پھر ہم ان کو بتا دیں گے **بِمَا عَمِلُوا** جو وہ کرتے رہے ،جو انہوں نے عمل کیے تو ہم ان کو جلدی بتا دیں گے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ** بے شک اللّٰہ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے میں اور آپ کیا سوچتے ہیں میری اور آپ کی نیتیں کیا ہیں میرے اور آپ کے دلوں اور دماغوں میں کیا بھرا ہوا ہے اللّٰہ جانتا ہے دنیا سے چھپا بھی لیں لیکن وہ ذات جو **عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ** ہے وہ جو آنکھوں کی خیانت بھی جانتی ہے **خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ** وہ آنکھوں کی خیانت بھی جانتی ہے وہ دلوں کے راز بھی جانتی ہے وہ سب کو جانتی ہے کیا وہ ہی نہ جانے گی جس نے ہمیں پیدا کیا ۔ **يَعْلَمُ سِرَّ** وہ جانتا ہے پوشیدہ بات کو اور **وَجَهْرَ۔** سِر اور جہر سب کچھ اللّٰہ جانتا ہے تو اصل بات کیا ہے کہ انسان بد عملیاں کرنا چاہتا ہے تو اللّٰہ تعالی یہاں پہ ایک طرف رسول اللّٰہ ﷺ کو تسلی دے رہے ہیں اور دوسری طرف آپ ﷺ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ اللّٰہ پر توکل کر کے اپنا دعوٰی کا کام کرتے چلے جائیں تیسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ نمٹنا تو ہمیں ہے نا جو سرکشی دکھائے گا جو وہ عمل کرے گا وہ ہماری گرفت سے بچ نہیں سکتا اور وہ بچے گا کیسے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ** یہاں پہ عمل کی بات نہیں کی **الصُّدُورِ** سینوں کی بات کی ہے سینے میں کیا ہوتا ہے دل ہوتا ہے دل میں کیا ہوتا ہے ارادے ہوتے ہیں اسرار ہوتے ہیں اور نیتیں ہوتی ہیں دلوں کو خوب صحیح بات پتہ ہوتی ہے بعض اوقات ہم دوسرے پہ بات ڈال دیتے ہیں خود بچ جاتے ہیں اتنی خاموشی سے ہاتھ اپنا صاف کرتے ہیں کہ مصیبت میں دوسرا پڑ جاتا ہے لیکن اللّٰہ تو جانتا ہے ہمارے ظاہر کو بھی ہمارے باطن کو بھی سب باتوں کو اللّٰہ رب العزت جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے کہ کن لوگوں کے دلوں میں شرک ہے کفر ہے منافقت ہے اور ظاہری طور پر وہ اسلام اسلام کے نعرے لگاتے ہیں

**آیت نمبر 24۔ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ**
**ترجمہ۔ ہم تھوڑی مدت انہیں دُنیا میں مزے کرنے کا موقع دے رہے ہیں، پھر ان کو بے بس کر کے ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لے جائیں گے**

**نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا** ہم ان کو فائدہ دیں گے یعنی ہم ان کو فائدہ دے رہے ہیں متاع کیا ہوتا ہے فائدہ اٹھانا اور فائدہ دنیا کا مال و متاع **نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا** تو یہ دنیا میں یہ منافقت کر کے، شرک کر کے، کفر کر کے جو بھی فائدے اٹھا رہے ہیں **قَلِيلًا** بہت تھوڑے ہیں پوری زندگی بھی کوئی شخص 100 سال کی بھی گزار لے تو کیا ہے۔ **إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ((46) سورة** النازعات) گویا کے ایک صبح ہے گویا کے ایک شام ہے **ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ** پھر ہم ان کو کھینچیں گے، پھر ہم ان کو مجبور کریں گے، اس کے بعد ہم انہیں کھینچ کر لائیں گے تو انہیں کہاں کھینچ کر لائیں گے ؟ **إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ** سخت عذاب کی طرف اور آپ دیکھ لیں **(غ ل ظ)**اس کے معنی کیا ہوتے ہیں ؟ غلیظ رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ بات پیچھے کہی تھی سورة آلِ عمران میں آپ پڑھ چکیں کہ اگر آپ تندخو ہوتے **وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ** اور آپ کا دل سخت ہوتا تو یہ جو غلیظ لفظ ہے یہ ظاہری گندگی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور باطنی گندگی کے لئے بھی ہوتا ہے سختی کے لئے بھی ہوتا ہے دل کا سخت ہونا، دل کا برا ہونا تو یہاں پر جو بات بتائی جا رہی ہے وہ کیا ہے کیونکہ اضطرار اور **نَضْطَرُّ** کے بعد **إِلَىٰ** کا صلہ آیا ہے تو **إِلَىٰ** کے معنی کیا ہیں ؟ کہ ہم ان کو جب عذابِ غلیظ کی طرف کھینچیں گے تو وہ مجبور ہو کر کشاں کشاں چلے آئیں گے ایسے نہیں کہ اپنی مرضی کے ساتھ ایسی ان کی بے بسی کی بے چارگی کی کیفیت ہوگی ہم تو ان کو گھسیٹ رہے ہوں گے لیکن وہ کشاں کشاں شدید عذاب کی طرف گھسٹ کر آ رہے ہوں گے جیسے بظاہر لگے کہ خوشی سے جا رہا لیکن مصیبت کے ساتھ تو دنیا میں تو یہ اپنی مرضی کر رہے ہیں لیکن وہاں پہ جب زنجیروں میں جکڑے جائیں گے زنجیروں میں گھسیٹیں جائیں گے تو دنیا کی چند روزہ زندگی کے فائدے اٹھا کر پھر **عَذَابٍ غَلِيظٍ** کی طرف دھکیل دئے جائیں گے اور **عَذَابٍ غَلِيظٍ** سے مراد جہنم کا عذاب ہے جو بڑا ہی سخت عذاب ہے اور یہاں پہ ان لوگوں کو کہا جا رہا ہے جو اللہ کو خالق نہیں مانتے اللہ کو مالک نہیں مانتے اور پھر اللہ کی بندگی نہیں کرتے

**آیت نمبر 25. وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ**

**ترجمہ۔ اگر تم اِن سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے، تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے کہو الحمدللہ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں**

**وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ** اگر تم ان سے پوچھو زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے **لَيَقُولُنَّ اللَّهُ** تو ضرور بہ ضرور یہ کہیں گے کہ اللہ نے اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہ پھر ایک سوال ہے کہ اہلِ مکہ سے جب پوچھا جاتا تھا کہ آسمان اور زمین کا خالق کون ہے ؟ **لَيَقُولُنَّ اللَّهُ** تو ضرور بہ ضرور کہیں گے اللہ نے **قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ** تو کہو الحمد اللہ کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ شکر ہے تم اتنے معنی تو جانتے ہو اتنی تو مانتے ہو کہ اللہ نے پیدا کیا ہے تو جب خالق اللہ ہے تو حمد بھی اللہ کی ہونی چاہیئے **قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهُ** تو اس کے معنی کیا ہیں کہ حمد ساری کی ساری اللہ کی ہونی چاہیئے کائنات میں سے کوئی حمد میں شامل نہیں ہو سکتا **بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ** اکثر لوگ اس بات کو جانتے نہیں ہیں ان کے پاس علم ہی نہیں ہے جب خالق اللہ ہے تو مالک بھی اللہ ہے حاکم بھی اللہ ہے اور پھر ایک اللہ کی بندگی ہونی چاہیئے معبود بھی وہی ہونا چاہیئے

**آیت نمبر 26. لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ**

**ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے، بے شک اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے**

**لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدِ** اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بے شک اللہ بے نیاز ہے اور آپ سے آپ محمود ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ سب کچھ اللہ کا ہے یہاں پہ اللہ کے ہر چیز کے مالک ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ اللہ ہر چیز کا مالک ہے تو اللہ نے کائنات کو پیدا کیا خالق ہے تو کہیں جا کر چھپ کے نہیں بیٹھ گیا بلکہ مالک ہے ہر آن موجود ہے کنٹرول کر رہا ہے قابض ہے ساری کائنات اس کی ملکیت ہے اسی کے اختیارات ہیں تو پھر کرنا کیا چاہئے اللہ کی بندگی کرنی چاہیئے **لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** آسمان اور زمین تو اللہ کے پھر انسان جو اشرف المخلوقات میں سے ہے وہ کیوں نہ اللہ کی بندگی کریں بے شک اللہ غنی ہے اور حمید ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اللہ کی بندگی کریں گے تو اپنا ہی فائدہ ہے اور اگر بندگی نہیں کریں گے تو اپنا ہی نقصان ہے کیونکہ اللہ تو بے نیاز ہے ہمارے سجدے اللہ تعالی کی عزت میں اضافہ نہیں کرتے اور سجدہ نہ کرنا اللہ تعالی کی عزت میں کمی نہیں کرتا یہ ہے اس کا مطلب۔ **حمید** وہ جو تعریف نہ بھی کسی کی کی جائے تو خود ہی وہ قابل تعریف ہو تو ہماری تعریف کرنے سے اس کی تعریف نہیں ہے بلکہ وہ خود ہی اپنی ذات میں تعریف ہے وہ اپنی ذات کے اندر محمود ہے تو اللہ تعالی اس بات سے بے نیاز ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرے یا نہ کرے

**آیت نمبر 27۔ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ**

**ترجمہ۔ زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر (دوات بن جائے) جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ کی باتیں (لکھنے سے) ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ زبردست اور حکیم ہے**

اب آپ دیکھئے اہل مکہ چونکہ اللہ کے ساتھ شرک کر رہے تھے اب اللہ تعالی نے یہاں بڑی خوبصورت مثال دی ہے اور اس مثال میں دراصل اللہ کے تخلیقی کارنامے عجائبات کرشمے اور خوبیاں اور جو بے شمار اللہ کی حمد کے پہلو ہیں وہ بیان کرنا مقصود ہے کیا کہا **وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ** اگر ہو جائیں جو بھی زمین میں ہیں **مِنْ شَجَرَةٍ** درختوں میں سے یعنی زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ بن جائیں اگر وہ ہو جائیں کیا ؟ **أَقْلَامٌ** قلم کی جمع ہے اقلام اگر وہ قلم بن جائیں **وَالْبَحْرُ** سمندر **يَمُدُّهُ** تو وہ دوات بن جائیں آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی سیاہی بن جائیں اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی مدد کریں کہ جتنے سمندر ہیں وہ روشنائی بن جائیں وہ سیاہی بن جائیں **مِنْ بَعْدِهِ** اس کے بعداب آپ دیکھیں کہ جتنے زمین میں درخت ہیں وہ تو بن گئے قلم اور جتنے سمندر تھے وہ بن گئے سیاہی اب اس کے بعد جو کچھ ہے یہ تو ہو گیا ختم ۔ اب **سَبْعَةُ أَبْحُرٍ** 7 مزید سمندر لینے ہیں پہلے سمندر ختم ہیں وہ تو سارے سیاہی روشنائی بنی گئے 7 مزید سمندر بحر کی جمع ابحر ہے۔ وہ کیا کریں اب وہ بھی سیاہی فراہم کریں مزید 7 سمندروں کی روشنائی ہو **مَا نَفِدَتْ** ختم نہ ہوں **كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ** اللہ کی باتیں یہاں پھر **خَتَمَ** نہیں آیا جو ہم بات کرتے ہیں کوئی بھی کام کر رہے ہوتے ہیں میں کہتی ہوں کہ اب کھانا میں نے پکا لیا کام میرا ختم ہو گیا **خَتَمَ** لفظ نہیں آیا **نَفِدَتْ** آیا ہے اس کے معنی کیا ہوتے ہیں کہ اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو اس کی اصل ہی باقی نہ رہے بالکل ہی وہ ختم ہو جائے اصل فنا ہو جائے ختم تو کیا ہے **مَا نَفِدَتْ** باقی نہ رہیں **كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ** اللہ کی باتیں تو کیا ہے کہ اللہ کی باتیں لکھنے سے پھر بھی ختم نہ ہوں گی کیونکہ **نَفِدَ** سے پہلے " **ما** "آگیا ہے اگر **خَتَمَ** ہوتا تو جیسے ایک چیز جو ہے وہ آپ ختم کر رہے ہیں لیکن یہاں پہ کیا ہے

**نَفِدَ** آگیا ہے اور  اس کے معنی کے اندر تھوڑا سا فرق ہے کیونکہ بظاہر اس کے معنی میں یہی چیز آتی ہے کہ ایک کام جو آپ کر رہے ہیں وہ ختم ہو گیا ہے لیکن وہ ختم نہیں ہوا کیوں ختم نہیں ہوا اس لئے کہ آپ جو کام کر رہے ہیں جیسے مثلاً  جتنے سمندر ہیں وہ سیاہی بن جائیں اور سات مزید بھی ہوں اور وہ بھی سیاہی بن کر اللّٰہ کی حمد لکھ رہے ہیں اللّٰہ کے کمالات کرشمے نعمتیں اللّٰہ تعالیٰ کہتے ہیں وہ پھر بھی ختم نہیں ہوں گی تو معنی کیا ہیں کہ کسی چیز کا ختم ہو کر باقی نہ رہنا فنا ہو جانا  **نَفِدَ** میں اصل چیز فنا ہو جاتی ہے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو اب کیا ہے سیاہی بھی ختم ہو گئی اور سمندر بھی ختم ہو گئے اور قلم بھی ختم ہو گئے لیکن اللّٰہ کی باتیں نہ ختم ہوئیں تو کلمات اللّٰہ کیا ہے کلمات اللّٰہ سے مراد اللّٰہ کے  جو کارنامے اور کرشمے  ہیں وہ لا تعداد ہیں اللّٰہ کی خوبیاں انگنت  ہیں اللّٰہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انسان تم لکھنا چاہو اس کو تحریر کے ہاتھوں میں لانا چاہو ساری دنیا کے درخت ختم ہو جائیں گے ساری دنیا کے سمندر ختم ہو کر مزید سات سمندر پھر بھی اللّٰہ کی باتیں  ختم نہ ہوں بڑا خوبصورت یہ ایک استعارہ ہے اور بڑی خوبصورت یہ ایک مثال ہے مبالغہ ہے   لیکن دراصل یہ مبالغہ ہے نہیں بلکہ کیا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے کرشموں کی مکمل فہرست تیار نہیں کی جا سکتی زمین کے اندر جو کچھ ہے آسمان کے اندر جو کچھ ہیں ان کی فہرست نہیں بن سکتی ازل سے ابد تک مزید اللّٰہ جو کچھ پیدا کرتا رہے گا تو انسان کی عقل اور اس کا علم  اللّٰہ کے کلمات کا احاطہ کرنے سے  قاصر ہے، بے بس ہے اب آپ دیکھ لیجئے کہ اربوں کی تعداد میں دنیا میں چیزیں پھیلیں ہوئی ہیں آپ حیوانات کو ہی دیکھ لیں دس لاکھ کی تعداد اور اس کے علاوہ اب تک مزید تحقیق آ رہی ہے کہ یہ چیز پہلی دفعہ  ملی ہے اسی طرح جسمانی ساخت، پتوں کو دیکھ لیں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو دیکھ لیں اور ہاتھوں کی لکیریں جتنے انسان ہیں ہر انسان کے ہاتھ کی لکیریں دوسرے انسان کے ہاتھ کی لکیروں سے  مختلف ہیں تو بہرحال بات کیا ہے کہ اللّٰہ کے کلمات یعنی اللّٰہ کی نعمتیں کرشمے کمالات لا محدود ہیں انگنت ہیں ان کا حد و حساب ہو نہیں سکتا  **إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ**   بے شک اللّٰہ  غالب بھی ہے زبردست بھی ہے اور حکیم ہے جو چاہے کرے غالب ہے اور حکمت والا ہے تو کائنات کا کارخانہ اللّٰہ کے غلبے سے اور حکمت سے چل رہا ہے تو پھر کرنا کیا چاہئے اللّٰہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا  بیان کرنی چاہئے

**آیت نمبر 28۔ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ**

**ترجمہ۔ تم سارے انسانوں کو پیدا کرنا اور پھر دوبارہ جِلا اُٹھانا تو (اُس کے لئے) بس ایسا ہے جیسے ایک متنفس کو (پیدا کرنا اور جِلا اٹھانا) حقیقت یہ ہے کہ اللّٰہ سب کچھ سُننے اور دیکھنے والا ہے (28)**

**مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ**  تم سارے انسانوں کو پیدا کرنا اور پھر دوبارہ جلا اٹھانا ایسے ہی ہے جیسے **إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ**  کہ ایک انسان کو پیدا کرنا اور جلا اٹھانا کہتے ہیں ابی بن خلف جو تھا اس نے کہا کہ  تم لوگ کہتے ہو کہ اللّٰہ انسانوں کو پھر پیدا کرے گا  ازل سے لے کر ابد تک شروع سے لے کر آخر تک جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں اللّٰہ تعالیٰ سب کو( جو مر چکے ہوں گے)    پیدا کیسے کرے گا ؟ اللّٰہ تعالیٰ نے یہاں اس کا جواب دیا  **مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ**  نہیں ہے تمہارا پیدا کرنا اور تمہارا اٹھا کھڑا کرنا  **إِلَّا** مگر   **كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ** جیسے کہ ایک انسان کا پیدا کرنا اللّٰہ تو کہتا ہے **كُن فَيَكُونُ** تو ہو جاتا ہے **إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ**   حقیقت یہ ہے کہ اللّٰہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے ؟ یعنی یہ اللّٰہ تعالیٰ کی کبریائی ہے یہ اللّٰہ کی حمد ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ  جب یہ سارا کام کر سکتے ہیں تو پھر اس بات پر پریشان نہیں ہونا چاہئے کہ اللّٰہ مرے انسانوں کو دوبارہ زندہ کیسا کرے گا جو کچھ تم انکار کرتے ہو

اللّٰہ وہ بھی سنتا ہے جو اچھےعمل کرتے ہیں اللّٰہ ان کو بھی سنتا ہے جو کفر کرتا ہے اللّٰہ ان کو بھی دیکھتا ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللّٰہ ان کو بھی دیکھتا ہے **إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ** بے شک اللّٰہ سنتا ہے اور اللّٰہ دیکھتا ہے تو اس سے پھر کیا بات پتہ چلتی ہے کہ ہمیں بھی اپنے عملوں کو سنوارنا چاہئے اور یہ پوری کی پوری سورت لقمان اور پورا کا پورا قرآن ہم سب کو بار بار دعوت دیتا ہے کہ ہم لوگوں سے کیوں ڈرتے ہیں کبھی شوہر سے کبھی بیوی سے کبھی بچوں سے کبھی معاشرے سے کبھی خاندان کی رسمیں کہ لوگ کیا کہیں گے لیکن ہم بھول جاتے ہیں ہر صفت ایک تقاضا کرتی ہے سمیع کا مطلب کیا ہے اللّٰہ سننے والا ہے تو ہم اپنی باتوں میں محتاط ہوں ہم کیسے باتیں کرتے ہیں بصیر کا مطلب اللّٰہ دیکھنے والا ہے ہم تصویریں لیتے ہیں اچھے انداز میں ہمارے ہر عمل کی تصویر اللّٰہ بنا رہا ہے کائنات بنا رہی ہے **الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ** ہے پھر اللّٰہ تعالیٰ نے پیچھے کہا کہ **وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ، عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ** تو آپ ایک ایک بات کو دیکھتی چلی جائیں گی **لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ، إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ** پھر **الْغَنِيَّ الْحَمِيدُ** تو ساری صفات ہر خوبی اللّٰہ کا نام ہے اور ہر نام اس کا ایک تقاضا ہے اللّٰہ اس کا استعمال کر رہا ہے اور ہمارا فرض بن رہا ہے اور ہماری یہ ذمہ داری بن رہی ہے کہ ہم اللّٰہ سے اپنا بہترین تعلق پیدا کریں اور جائزہ لیں کہ میں اللّٰہ کا حق دے رہی ہوں کہ نہیں دے رہی تو جب سارا کچھ اللّٰہ نے ہمارے لئے بنایا تو ہمیں اللّٰہ کی بندگی کرنی چاہئے شکر گزار ہونا چاہئے